دل کی روشنی کی وجہ سے دلیل کی ضرورت نہیں۔ (شیخ نجم الدین کبریٰؒ)

خدا کی معرفت کی سو دلائل؟ (امام رازیؒ)

امام رازیؒ کی مال و دولت کے ساتھ جاہ و اعزاز میں بھی اس قدر ترقی ہوئی کہ وہ جہاں جاتے تھے امیر و غریب سب ان کی ملاقات و زیارت کو آتے تھے۔ چنانچہ جب وہ ہرات میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں کے تمام علماء، صلحاء، امراء و سلاطین ان کی ملاقات کو آئے تو امام صاحب نے ایک دن دریافت کیا کہ کوئی شخص ایسا بھی باقی رہ گیا ہے۔ جو ہماری ملاقات کو نہیں آیا۔؟ لوگوں نے کہا کہ صرف ایک صالح شخص جو اپنے زاویہ میں گوشہ نشین ہے باقی رہ گیا ہے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ میں ایک واجب التعظیم شخص اور مسلمانوں کا امام ہوں۔ پھر اس نے میری ملاقات کیوں نہیں کی۔ لوگوں نے اس مرد صالح سے امام صاحب کی یہ بات کہی، لیکن اس نے کچھ جواب نہیں دیا۔ اور دونوں میں مخالفت ہو گئی۔ اس کے بعد شہر کے لوگوں نے ایک دعوت دی اور دونوں نے دعوت کو قبول کیا۔ اور ایک باغ میں جمع ہوئے، اب امام صاحب نے ملاقات نہ کرنے کی وجہ دریافت کی تو اس مرد صالح نے کہا کہ میں ایک فقیر آدمی ہوں۔ نہ میری ملاقات سے کوئی شرف حاصل ہو سکتا ہے، نہ میری ملاقات نہ کرنے سے کوئی نقص پیدا ہو سکتا ہے۔ امام صاحب نے کہا کہ یہ جواب تو اہل ادب یعنی صوفیہ کا ہے۔ اب مجھ سے حقیقت حال بیان کرو—— اس مرد صالح نے کہا کہ کس بنا پر آپ کی ملاقات واجب ہے۔ امام صاحب نے کہا کہ میں مسلمانوں کا امام اور واجب التعظیم شخص ہوں۔ اس مرد صالح نے کہا کہ آپ کا سرمایۂ فخر علم ہے، لیکن خدا کی معرفت راس العلوم ہے۔ پھر آپ نے خدا کو کیونکر پہچانا——؟

امام صاحب نے فرمایا "سو دلیلوں سے" اس مرد صالح نے کہا کہ دلیل کی ضرورت تو شک کے زائل کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ لیکن خدا نے میرے دل میں ایسی روشنی ڈال دی ہے کہ اسکی وجہ سے میرے دل میں شک کا گذر ہی نہیں ہو سکتا، کہ مجھ کو دلیل کی ضرورت ہو۔

امام صاحب کے دل پر اس کلام نے اثر کیا۔ اور اسی مجلس میں اس مرد صالح کے ہاتھ پر توبہ کی اور خلوت نشین ہو گئے اور برکات تصوف حاصل کیں، راوی کا بیان ہے کہ یہ مرد صالح شیخ نجم الدین کبریٰؒ تھے۔[1]

---

[1] مفتاح السعادۃ ج اول ص ۴۵۰ - ۴۵۱